

امریکی تسلط سے آزادی کے لئے قوم متحد ہو جائے

نائن الیون کے فوراً بعد پرویز مشرف کو سیاستدانوں کی اکثریت کے غلط مشورے

نوائے وقت لاہور کے حمید نظامی ہال میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے حالات حاضرہ پر ایک تفصیلی خطاب اور مذاکرہ ہوا اس کی کچھ اجمالی رپورٹ نوائے وقت کے جناب نعیم الحسن صاحب کی لکھی ہوئی یہاں دی جا رہی ہے جو ۱۳ مارچ ۲۰۱۱ء کو نوائے وقت سنڈے ایڈیشن میں شائع ہوئی..... (ادارہ)

ممتاز عالم دین مولانا سمیع الحق مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی مولانا عبدالحقؒ کے فرزند ہیں جن کی دینی و سیاسی خدمات ملک و قوم کے لئے گراں قدر سرمایہ ہیں۔ افغانستان میں روس کی لشکر کشی اور عالمی سیاست کی بساط پر افغان جہاد کے دوران ملک کی جن دینی جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس میں ان کی جماعت جمعیۃ العلماء اسلام اور مدرسہ اکوڑہ خٹک کے فارغ التحصیل طلبا کا نام ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ مولانا سمیع الحق ۱۹۳۷ء میں اکوڑہ خٹک کے معروف مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم حقانیہ سے ابتدائی تعلیم کے بعد انہوں نے ۱۹۵۷ء میں دورہ حدیث کی تعلیم مکمل کی اور شیخ انفسیر مولانا احمد علی لاہوری سے تفسیر کا علم حاصل کیا۔ اپنی دینی تعلیم سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ملک بھر میں تعلیم و تدریس کا جو سلسلہ انہوں نے آج سے ۵۳ برس قبل شروع کیا تھا آج بھی اسی خشوع و خضوع کے ساتھ جاری ہے۔ ۱۹۷۷ء میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی تحریک ہو یا پھر ختم نبوت کا زمانہ انہوں نے ہر دور میں ان تحریکوں میں اہم کردار ادا کیا۔ ملک میں ۱۹۷۷ء کے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد وہ مجلس شورٰی کے رکن مقرر ہوئے اس کے علاوہ وہ سینٹ اور قومی اسمبلی کے معزز رکن بھی منتخب کئے گئے۔ ۱۹۸۶ء میں مولانا سمیع الحق نے سینٹ میں شریعت بل پیش کیا جس کی سینٹ نے برسوں کی بحث کے بعد منظوری دی۔ ملک میں فرقہ واریت کا مسئلہ ہو یا پھر قومی یکجہتی کا کوئی اور سوال مولانا سمیع الحق نے ہمیشہ ملک و قوم اور دینی و سیاسی قیادت کو ایک ساتھ بٹھانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ چند روز قبل نوائے وقت کے دورے کے موقع پر انہوں نے حمید نظامی ہال میں ایک خصوصی تقریب سے خطاب کیا اپنے خصوصی لیکچر میں انہوں نے ملک و قوم کو درپیش مسائل کے حوالے سے جن حقائق پر روشنی ڈالی ان کی تفصیلات نذر

قارئین ہیں۔

ممتاز عالم دین مولانا سمیع الحق نے خبردار کیا ہے کہ ملکی سالمیت کے ایک نکاتی الجھنڈے پر مذہبی سیاسی و سیکولر جماعتوں کے اکابرین نے متحد ہو کر امریکی مداخلت کا راستہ نہرو کا تو ہم اپنی قومی سلامتی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے اس کے لئے بحیثیت قوم ہمیں امریکہ کو نواز پالیسی سے جان چھڑانا ہوگی جس کے تحت سابق صدر جنرل پرویز مشرف نے نائن الیون کے بعد قوم کو ڈرا دھکا کراپنے لئے تائید حاصل کی اور وطن عزیز کو ایک دلدل میں دھکیل دیا۔ امریکہ میں نائن الیون اور افغانستان میں اس کی بازگشت کوئی اچانک واقعہ نہیں غلطے میں اپنی مداخلت کے جواز کیلئے اس نے ایسے اقدامات کئے کہ پاکستان کو دارآن بھر کے خلاف جنگ کی آڑ میں اپنے افغان بھائیوں کے خلاف لاکھڑا کیا۔ اس جنگ سے پہلے وزیرستان سمیت پاکستان میں ہم نے طالبان کا نام تک نہیں سنا تھا۔ سابق صدر جنرل پرویز مشرف کے امریکہ کی حمایت میں اعلان کے بعد سے افغانستان پر پاکستان سے طالبان کے ٹھکانوں کے بہانے ہزاروں حملے کروائے گئے۔ مشرف دور میں امریکہ اور اس کی اتحادی نیٹو فورسز کی جانب سے اکا دکا ڈرون حملے ہو رہے تھے اب دن میں کئی مرتبہ ایسے حملوں میں سینکڑوں افراد کو ہلاک اور زخمی کر دیا جاتا ہے۔ نیٹو طیارے ہماری سرحدوں کی کھلے عام خلاف ورزی کر کے جس طرح ماؤں کی گودا جاڑ رہے ہیں امریکہ کی بھڑکائی ہوئی اس آگ میں مرنے والوں کے عزیز واقارب انتظام میں دیوانہ ہو چکے ہیں امریکیوں کی لگائی ہوئی یہ آگ آج مردان اور سوات تک پھیل چکی ہے ہر روز گھروں سے اٹھنے والی میتوں سے لوگوں میں اس قدر اشتعال ہے کہ انقلاب کی دستک سنا کی دے رہی ہے۔ اس قدر قتل عام تو شاید انگریز سامراج کے دور میں بھی نہیں کیا گیا ہوگا اس بات کا اندیشہ ہے کہ کسی ہدف اور قیادت کے بغیر لوگوں کا غم و غصہ کہیں سب کچھ ہی بہانہ لے جائے۔ اس نازک صورتحال میں جب امریکہ پہلے ہی پڑوس میں پنجے گاڑھے ملکی سرحدوں کی تاک میں بیٹھا ہے اس کی کوشش ہے کہ ہجیان کی اس لہر کا رخ مخصوص مفاد کے تحت کسی اور جانب موڑ دے۔ مولانا سمیع الحق نے واضح کیا کہ امریکی عزائم اقوام عالم پر کھل کر بے نقاب ہو چکے ہیں۔ مصر اور تیونس میں عوامی احتجاج کے بعد جس طرح لیبیا میں بے چینی کی لہر اٹھ آئی ہے امریکہ اپنی فوجیں وہاں بھی داخل کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہے۔ اس خطرناک صورتحال میں قومی قیادت کو پاکستان کو درپیش مسائل کا ادراک کرتے ہوئے اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اس کیلئے ہم سب کو اپنے معمولی اختلافات پس پشت ڈالنا ہوں گے۔ دیوبندی، بریلوی شیعہ سنی، جملہ دینی قیادت اور سیکولر جماعتوں سمیت ملکی سطح پر عام سیاسی قائدین میں سے ہر ایک کو دوسرے کی جانب دست تعاون کا عملی ثبوت دینا ہوگا۔ ذرائع ابلاغ اور ہماری قومی قیادت اگر متحد ہو کر حکومت کو امریکہ کو نواز پالیسی ترک کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو ملک میں ڈھونڈنے والے حملے ہم سب کے لیے امن کی بجائے جنگ کی علامت بن جائیں گے۔

مختار ملک ہونے کے ناطے کسی دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میڈیا اور ملکی سیاست میں پائے جانے والے اضطراب سے نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ حکومت وار آن ٹیرر سے اپنی فوری علیحدگی کا اعلان کرے۔ پارلیمنٹ میں اتفاق رائے سے منظور کی گئی قراردادوں پر عمل کیا جائے جنہیں قتل ازیں ردی کی ٹوکری کی نذر کیا جا چکا ہے۔ تاہم نہاد امریکی دوستی کے حکومتی دعوؤں کے نتیجے میں آج پوری قوم کو اپنی حمایت اور غیرت سے محروم ہونا پڑا ہے۔ وار آن ٹیرر امریکہ اور افغان حکومت کا معاملہ ہے ملک کو اس آگ میں دھکیل کر پوری قوم کی امن و سلامتی کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے۔ نیو فورسز کی دی گئی راہداری کی وجہ سے ملک و قوم اربوں روپے کی ملکی املاک اور شاہراہوں کی تباہی کے نقصانات برداشت کر چکی ہے۔ پاکستان کو امریکہ کی کسی بھی دھمکی کی پرواہ کئے بغیر دو ٹوک انداز میں اس جنگ سے خود کو الگ کرنا ہوگا ہمارے پڑوس میں ایران جیسا خود مختار ملک بھی موجود ہے جس کے سابق صدر خامنائی نے مجھے دورہ تہران کے موقع پر انکشاف کیا تھا کہ امریکہ نے انہیں بھی دھمکی دے کر اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ایک باوقار قومی رہنما ہونے کے ناطے انہوں نے ملکی مفاد کے خلاف اس امر کی خواہش کو مسترد کر دیا اور امریکہ اسکا آج تک کچھ نہیں بگاڑ سکا۔

مولانا نسیم الحق نے سابق فوجی سربراہ مملکت پرویز مشرف کے دور میں دینی جماعتوں اور سیاسی قیادت کے کردار کے حوالے سے بتایا کہ پرویز مشرف نے افغان عوام کی قربانیوں پر پانی پھیر کر ستمبر 2001ء میں یوٹرن لیا اور پوری قوم کو امریکہ کے ہاتھوں ریغمال بنادیا۔ دینی جماعتوں نے اس دوران پاک افغان ڈیفنس کونسل بنا کر امریکی حملوں کی شدید مخالفت کی۔ قوم کی بدقسمتی تھی 16 ستمبر 2001ء کو مختلف جماعتی وفد کے جن 21 قائدین نے صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کی ان میں سے نواب زادہ نصر اللہ خان اور مجھ سمیت دیگر ایک دو کے علاوہ باقی تمام ان کے ورغلانے میں آ گئے کہ امریکہ حمایت نہ کرنے کی صورت میں پاکستان کو پتھر کے دور میں دھکیل دینے کی دھمکی دے رہا ہے۔ ہم نے کل بھی پرویز مشرف کے سامنے اس بات کی نشاندہی کی تھی اور آج بھی اسی موقف پر قائم ہیں کہ امریکہ پاکستان کے ساتھ دوستی کی آڑ میں ایسا کھیل کھیلتا چاہتا ہے جس سے اسے پاکستان میں بھی مداخلت کا جواز مہیا ہو جائے گا امریکہ کے بارے میں دس سال پہلے کے ہمارے اندیشوں کی آج تصدیق ہو رہی ہے آئے روز ڈرون حملوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن ہمارے حکمرانوں کو اس کی کوئی فکر ہی نہیں اس کے برعکس ایک امریکی ریمینڈ ڈیوس جس نے دن دھاڑے دو پاکستانیوں کو ہماری سرزمین پر قتل کر دیا اس کی زبردستی رہائی کے لئے پوری امریکی انتظامیہ محترک ہو چکی ہے۔ افغان جہاد کے دوران 20 لاکھ افغانی شہید کر دیئے گئے ہمارے ہم وطنوں نے 50 لاکھ افغان کو اپنے ہاں پناہ دی لیکن سابق صدر جنرل پرویز مشرف نے امریکیوں کے ساتھ مل کر ایک ہی فیصلے سے ان تمام قربانیوں پر پانی پھیر دیا۔ افغان قوم کی فلاح کے لئے اس طرح کی کارروائیاں کیا جاسکتا اس

کے برعکس امریکہ موقع پا کر پاکستان میں مداخلت سے بھی باز نہیں رہے گا۔ ان مسائل کا پاکستان میں امن و سلامتی سے گہرا تعلق ہے وطن عزیز کو امریکی تسلط سے نجات دلانے کی اشد ضرورت ہے۔ افغانستان میں امن کی بحالی کیلئے ہونے والی کوششوں کی ہم بھرپور حمایت کرتے ہیں، سابق افغان صدر سید برہان الدین ربانی سے اکوڑہ خٹک میں ہونے والی ملاقات کے حوالے سے انہوں نے واضح کیا کہ افغانستان میں امن مذاکرات کے لئے موجودہ صدر حامد کرزئی اور امریکیوں کو کسی کا تعاون بھی درکار ہو وہ اس کے لئے ضرور پیش رفت کریں لیکن مذاکرات کی کامیابی کے لئے بنیادی اقدامات کرنا ضروری ہیں۔ جب تک سابق افغان حکومت کے عہدیداروں کو بگرام اور گوانتانامو جیل سے رہا کر کے میز کے گرد نہیں بٹھایا جاتا یہ مذاکرات ہار آدر ثابت نہیں ہوں گے۔ امریکہ نے سابق افغان قائدین کے سروں کی کروڑوں روپے کی قیمت لگا رہی ہے جو اس وقت زیر زمین ہیں اگر ان کو سلامتی کی ضمانت ہی حاصل نہیں تو وہ ان مذاکرات میں کیسے کوئی مفید کردار ادا کر سکتے ہیں۔ افغان صدر حامد کرزئی اور امریکیوں کو بحالی امن کے سلسلے میں اپنی خلوص نیت ثابت کرنے کے لئے ان لوگوں کو بھی مذاکرات میں نمائندگی دینا ہوگی جو سابق افغان حکمران ملا عمر کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں، افغانستان میں مذاکرات کا عمل جس طبقے کے ساتھ بھی جاری ہے خواہ وہ طالبان ہوں یا کوئی اور ان کا اعتماد بحال کرنا ضروری ہے۔ جس کے لئے امریکیوں اور نیٹو فورسز کا افغانستان سے انخلا بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ہم نے سابق صدر برہان الدین ربانی کی مصالحہ کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کی پیش کش کی ہے۔ اس مقصد کے تحت پاکستان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ پکڑو دھکڑو بند کر دے اور فریق نہ بنے اس کے ساتھ ساتھ مذاکرات کو کامیاب بنانے کے لئے ترکی، سعودی عرب، ایران اور دبئی سمیت دیگر ممالک میں سے جہاں کہیں بھی امن کی تلاش کے لئے جانا پڑے گا ہم اپنی تمام صلاحیتوں کو اس کے لئے وقف کر دیں گے اور رائے عامہ کو ہموار کرنے کا عمل جاری رکھیں گے۔ ہم اپنے سابقہ موقف پر آج بھی بدستور قائم ہیں کہ ملک کیلئے امریکہ کو از پالیسی کبھی فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ دیگر تمام مسائل بھی اسی کا نتیجہ ہیں چنانچہ جب تک ہم کونئیں سے کتنا نکال باہر نہیں کرتے کتنا بھی پانی نکال لیں یہ پاک نہیں ہو سکتا۔

مانی میں ہماری اپنی کوششوں سے متحارب گروہوں کے ساتھ کئی معاہدے بھی طے پائے لیکن معاہدے طے پانے کے ساتھ ہی امریکی اور نیٹو فوج نے ڈرون حملے کر کے بحالی امن کے لئے ہماری کوششوں کو سیوا تاڑ کر دیا۔ مولانا سمیع الحق نے واضح کیا کہ افغان قوم آزادی کی جنگ لڑ رہی ہے جسے پاکستان میں اپنے مسلمان بھائیوں کی ہر طرح سے اخلاقی امداد حاصل ہے اور اس سلسلے میں نوائے وقت کے سربراہ جناب مجید نظامی کا کردار ان کے اخبار میں

ہمیشہ زندہ و جاوید رہے گا۔